۵ مُحَرَّمُ الحرام ۱۴۴۱ھ کو ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سُنَّت (قسط: 61)

جھوٹی کہانیاں بنانا کیسا؟

- الیکٹرک جھٹکوں کے ذَریعے علاج کرنا کیسا؟ 06
- حافظہ مضبوط کرنے کا وَظیفہ 09
- ”اتنی نیکیاں بھی نہ کرو کہ خُدا کی جزا کم پڑ جائے“ کہنا کیسا؟ 20
- ”اس کے فرشتوں کو بھی پتا نہیں ہوگا“ کہنا کیسا؟ 25

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سُنَّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابوبلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

جھوٹی کہانیاں بنانا کیسا؟[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۱۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے نماز کے بعد حمد و ثنا و دُرُود شریف پڑھنے والے سے اِرشاد فرمایا: دُعا مانگ قبول کی جائے گی سُوال کر دیا جائے گا۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

جھوٹی کہانیاں بنانا کیسا؟

سُوال: کیا بچوں کو سبق آموز جھوٹی کہانیاں بنا کر سُنا سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: ایسا جھوٹ جس کا سب کو پتا ہو اور جو سُنے وہ سمجھ جائے کہ یہ جھوٹ ہے اس میں کوئی حَرَج نہیں[3] جیسے بلی نے بندر کو یوں کہا وغیرہ۔ ظاہر ہے سننے والے سمجھتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے، پھر بندر نے بلی کو کہا بھی تو سمجھا کس نے؟ لیکن یہ اس وقت دُرُست ہے جب کوئی ضَرورت ہو ورنہ فُضول بات ہے۔

"10 بیبیوں کی کہانی" کی شَرعی حیثیت

سُوال: اگر کسی نے منت مانی کہ میرا فلاں کام ہو جائے تو میں 10 بیبیوں کی کہانی پڑھواؤں گی، تو ان سے کہا جائے کہ یہ

---

1 ...... یہ رِسالہ ۵ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 4 ستمبر 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... نسائی، کتاب السھو، باب التمجید والصلاة علی النبی صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم فی الصلاة، ص ۲۲۰، حدیث: ۱۲۸۱۔

3 ...... احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، الباب الثالث فی المنکرات... الخ، ۲/ ۴۱۶ – احیاء العلوم (مترجم)، ۲/ ۱۲۰۶۔

www.dawateislami.net

منت پوری کرنا ضَروری نہیں ہے یہ کہانیاں مَن گھڑت ہیں ان کی جگہ قرآن شریف کا ختم کروالیں یا چند قرآنی سورتیں پڑھوالیں تو وہ کہتی ہیں کہ میں نے منت مانی ہے اگر پوری نہ کی تو دِل میں طرح طرح کے وَسوسے آئیں گے، ان کو کس طرح سمجھایا جائے؟

جواب: شرعی مسئلہ ہے کہ اگر کسی ناجائز کام کی منت مانی تو اسے پورا کرنا بھی ناجائز ہے اس کو پورا نہیں کیا جائے گا۔[1] لٰہذا "10 بیبیوں کی کہانی" سننے یا پڑھنے کی منت مانی تو اس کی جگہ سورۂ یٰسٓ شریف پڑھنا بھی ضَروری نہیں ہو گا۔ہاں! اگر کوئی پڑھتا ہے تو اچھی بات ہے البتہ 10 بیبیوں کی کہانی کی مانی ہوئی منت پوری نہ کی جائے۔ اگر کوئی اس طرح منت مانے کہ میرا فلاں کام ہو گیا تو آج عشا کی نماز نہیں پڑھوں گا تو ظاہر ہے یہ منت پوری کرنا اس پر واجب نہیں ہو گا بلکہ ایسی منت ماننا ہی ناجائز ہو گا کیونکہ اس منت کو پورا کرنے کے لیے عشا کی نماز چھوڑنا ہو گی جس کی وجہ سے بندہ گناہ گار ہو گا۔ بہر حال "10 بیبیوں کی کہانی، شہزادے کا سر اور جنابِ سیدہ کی کہانی" یہ سب مَن گھڑت ہیں ان کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے، ان کا پڑھنا اور ان کی منت ماننا ناجائز ہے۔ اگر کچھ پڑھنا ہے تو یٰسٓ شریف پڑھ لی جائے اس میں بھی اتنا ہی وقت لگے گا جو ان کہانیوں میں لگتا ہے بلکہ اس سے بھی کم وقت لگے گا، پھر اس کی برکتیں بھی ہیں اور فضائل بھی۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کہ ایک بار یٰسٓ شریف پڑھنے پر 10 قرآنِ پاک کا ثواب ملتا ہے۔[2] معلومات کی کمی کی وجہ سے اِن کہانیوں کا رواج پڑا ہے پھر یہ ذہنوں میں نقش بھی ہو گئیں ہیں انہیں چھوڑنا بڑا دُشوار ہے لیکن ہم سمجھا ہی سکتے ہیں ڈنڈا لے کر منوا نہیں سکتے۔ سائل نے سمجھانے کی کوشش کی بہت اچھا کیا کہ سمجھا کر اپنا فرض پورا کر دیا، یہ ضَروری نہیں ہے کہ سامنے والے کو منوا کر ہی چھوڑیں، بس ان کے حق میں دُعا کرتے رہیں۔

خون والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا شَرعی حکم

سُوال: اگر کپڑوں پر خون لگا ہو تو نماز پڑھ سکتے ہیں؟

---

1. بدائع الصنائع، کتاب النذر، ۴/۲۲۷۔
2. ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی فضل یٰسٓ، ۴/۴۰۶، حدیث: ۲۸۹۶۔

www.dawateislami.net

جواب: خون دَلدار نجاست ہے۔ اگر بہتا ہوا خون تھا مثلاً زخم سے بہہ گیا یا جانور ذَبح کرتے وقت نکلا تھا تو وہ ناپاک ہے اور نجاستِ غلیظہ ہے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کے رِسالے "کپڑے پاک کرنے کا طریقہ" میں نجاستِ غلیظہ کی تفصیلات موجود ہیں چنانچہ اس رِسالے کے صفحہ نمبر 5 پر ہے: نجاستِ غلیظہ اگر دِرہم کے برابر کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہو تو اس کا پاک کرنا واجِب ہے اگر بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز مکروہِ تحریمی ہوگی اور ایسی صورت میں کپڑے یا بدن کو پاک کر کے دوبارہ نماز پڑھنا واجِب ہے، جان بوجھ کر اس طرح نماز پڑھنی گناہ ہے۔ یہ بھی ذہن میں رہے کہ اگر یہ دِرہم سے زیادہ ہوگی تو نماز نہیں ہوگی۔ اگر نجاستِ غلیظہ دِرہم سے کم کپڑے یا بدن پر لگی ہوئی ہے تو اس کا پاک کرنا سُنَّت ہے، اگر بغیر پاک کئے نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی مگر خلافِ سنَّت، ایسی نماز کو دہرا لینا بہتر ہے۔[1]

دِرہم کی وضاحت

نجاستِ غلیظہ کا دِرہم یا اس سے کم یا زیادہ ہونے سے مُراد یہ ہے کہ نجاستِ غلیظہ اگر گاڑھی ہو مثلاً پاخانہ، لید وغیرہ تو دِرہم سے مُراد وزن میں ساڑھے چار ماشے (یعنی 4.374 گرام) ہے لہٰذا اگر نجاست دِرہم سے زیادہ یا کم ہے تو اس سے مُراد وزن میں ساڑھے چار ماشے سے کم یا زیادہ ہونا ہے اور اگر نجاستِ غلیظہ پتلی ہو جیسے پیشاب وغیرہ تو دِرہم سے مُراد لمبائی چوڑائی ہے یعنی ہتھیلی کو خوب پھیلا کر ہموار رکھیے اور اس پر آہستگی سے اتنا پانی ڈالئے کہ اس سے زیادہ پانی نہ رُک سکے، اب جتنا پانی کا پھیلاؤ ہے اتنا بڑا دِرہم سمجھا جائے گا۔[2] کسی کپڑے یا بدن پر چند جگہ نجاستِ غلیظہ لگی اور کسی جگہ دِرہم کے برابر نہیں مگر مجموعہ یعنی سب جگہوں کو ملائیں تو دِرہم کے برابر ہے تو دِرہم کے برابر سمجھی جائے گی[3] اور زائد ہے تو زائد، یعنی دِرہم کے برابر ہے تو نماز مکروہِ تحریمی ہے اور اگر دِرہم سے زیادہ ہے تو نماز نہیں ہوگی اور اگر دِرہم سے کم ہے تو پھر نماز جائز ہو جائے گی مگر بہتر یہ تھا کہ دھو کر پڑھ لیتے۔[4]

---

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/۳۸۹، حصہ:۲- کپڑے پاک کرنے کا طریقہ، ص۵۔

2 ...... بہارِ شریعت، ۱/۳۸۹، حصہ:۲۔

3 ...... رد المحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، مطلب: اذا صرح بعض الائمۃ بقید لم یصرح غیرہ... الخ، ۱/۵۸۲۔

4 ...... بہارِ شریعت، ۱/۳۸۹، حصہ:۲۔

www.dawateislami.net

پتھری کے مختلف اَسباب

سُوال: کہا جاتا ہے کہ ٹماٹر کے چھلکے نہیں کھانے چاہئیں کہ ان سے پتھری ہو جاتی ہے کیا یہ بات دُرست ہے؟

جواب: صِرف ٹماٹر کے چھلکے ہی سے پتھری نہیں ہوتی، اس کے اور بھی مختلف اَسباب ہوتے ہیں۔ پتھری کا سب سے اَہم حصہ کیلشیم یعنی چونا ہوتا ہے جس میں کبھی ٹماٹر کا چھلکا اَٹک جاتا ہے اور کبھی دِیگر چیزیں مثلاً چھالیا وغیرہ۔ جس کو پتھری ہو وہ کسی اچھے ڈاکٹر سے علاج کروائے تو وہ پتھری کا ایک ٹیسٹ کروائے گا اور دیکھے گا کہ اس میں کون کون سی چیزیں ہیں؟ پتھری میں چھالیا، چونا، ٹماٹر کا چھلکا یا بیج اور اس طرح کی جو بھی چیزیں نکلیں گی ان کے بارے میں مَریض کو بتائے گا کہ یہ یہ چیزیں تمہارے لیے نقصان دہ ہیں کہ ان چیزوں سے تمہارے بدن یا گُردے میں پتھری بنی تھی تو پھر اگر بندہ ان چیزوں سے پرہیز کرے تو بچت ہو سکتی ہے، مگر ہوتا یہ ہے کہ پتھری کا آپریشن کروانے کے بعد پھر سے دوبارہ پتھری ہو جاتی ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہوتی ہوگی کہ ڈاکٹر نے مَریض کو بتایا نہیں ہو گا کہ کس وجہ سے پتھری بنی تھی؟ پتھری چاہے آپریشن کے ذَریعے نکلے یا پیشاب کے ذَریعے نکلے اور پکڑ میں آ جائے یا دستیاب ہو جائے تو اسے لیبارٹری سے ٹیسٹ کروالینا چاہیے۔

عشا کی نماز کا وقت کب تک باقی رہتا ہے؟

سُوال: لوگ کہتے ہیں کہ عشا کی نماز کا وقت رات 12 بجے تک ہوتا ہے کیا یہ صحیح ہے؟

جواب: عوام کا یہ خیال ہوتا ہے کہ عشا کی نماز کا وقت 12 بجے تک ہوتا ہے اور 12 بجے کے بعد تہجد کا وقت شروع ہو جاتا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ عشا کا وقت سحری کا وقت ختم ہونے یعنی صبحِ صادق تک باقی رہتا ہے۔[1] یاد رکھیے! پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش اور اس طرح کے دِیگر ممالک میں کبھی بھی عشا کا وقت 12 بجے ختم نہیں ہوتا بلکہ دیر تک رہتا ہے جیسا کہ آج کل (۵ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۱ھ بمطابق 4 ستمبر 2019 کو کراچی میں) چار بج کر 54 منٹ تک ہے۔ نیز تہجد کے وقت کے لیے بھی 12 بجنا شرط نہیں ہے۔ آج کل عالمی مَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں عشا کی جماعت ساڑھے آٹھ بجے ہو

---

1 ...... الهداية، كتاب الصلاة، باب المواقيت، ۱/۴۱ – فتاویٰ رضویہ، ۵/۱۵۳۔

www.dawateislami.net

رہی ہے اور یہاں کافی اسلامی بھائی جمع ہیں تو عشا کی نماز پڑھنے کے بعد بیٹھے بیٹھے اگر کسی اسلامی بھائی کی آنکھ لگ گئی اگرچہ دو چار سیکنڈ کے لیے لگی اور پھر وہ فوراً اُٹھ گیا تو اس کے لیے تہجد کا وقت شروع ہو گیا۔ اسی طرح کوئی نمازِ عشا پڑھ کر سویا تو اب چاہے اس کی آنکھ نو، پونے نو یا دس بجے کھلے اس کے لیے تہجد کا وقت شروع ہو گیا اور وہ ساری رات میں جب بھی چاہے تہجد پڑھ سکتا ہے اور اُسے تہجد پڑھ بھی لینی چاہیے۔ اگر کوئی ساری رات نہیں سویا یا عشا سے پہلے سو گیا تو اس کے لیے تہجد کا وقت شروع ہی نہیں ہوا کیونکہ تہجد کے لیے عشا کی نماز پڑھ کر سونا شرط ہے۔(1)

کیا اپنے مشورے کو ناقص کہنا رِیاکاری ہے؟

سُوال: اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب ہم کسی کو کوئی مشورہ دیتے ہیں تو ساتھ کہتے ہیں کہ یہ میرا ناقص مشورہ ہے حالانکہ بسا اوقات ہمیں اِس بات کا یقین ہوتا ہے کہ یہ مشورہ کامل ہے اور سامنے والا بھی اس مشورے کی تعریف کرتا ہے اور اسے کامل سمجھتا ہے مگر ہم عاجزی ظاہر کرنے کے لیے اسے ناقص کہتے ہیں تو کہیں یہ رِیاکاری کی صورت تو نہیں؟

جواب: لوگوں کی ایک تعداد ہے کہ جو نہ ناقص کے معنیٰ سمجھتی ہے اور نہ کامل کے البتہ شاید کمپلیٹ اور ان کمپلیٹ سمجھتی ہو۔ اگر کوئی دوسروں پر اپنی عاجزی کی چھاپ بٹھانے کے لیے ایسا کر رہا ہے تو ظاہر ہے وہ رِیاکار ہے، اگر ایسی کوئی نیت نہیں ہے تو یہ رِیاکاری بھی نہیں ہے اور نہ ہی جھوٹ ہے۔

قرآنِ پاک کے اوپر والے خانے میں بھی کچھ رکھنا بے اَدبی ہے

سُوال: اگر کتابوں کی الماری کے ایک پارٹیشن میں قرآنِ پاک ہو تو اس کے اوپر والے پارٹیشن میں کوئی دوسری دِینی کتاب وغیرہ رکھ سکتے ہیں، یہ بے اَدبی تو نہیں ہے؟ (UK کے اِسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: اوپر نہ کتابیں رکھیں اور نہ ہی کوئی دِیگر سامان رکھیں۔ بعض لوگ الماری میں دِینی کتابیں رکھتے ہیں اور اوپر دِیگر چیزیں رکھ دیتے ہیں ایسا نہ کریں۔(2)

---

1 ...... مرآۃ المناجیح، ۲/ ۲۴۳۔

2 ...... فتاویٰ ہندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب الخامس فی آداب المسجد... الخ، ۵/ ۳۲۲۔

جس کمرے میں قرآنِ مجید ہو اس کی چھت پر چڑھنا

سُوال: جس کمرے میں قرآنِ مجید ہو اس کی چھت پر چڑھنے میں کوئی بے اَدَبی تو نہیں ہے؟

جواب: جی نہیں! اس میں کوئی بے اَدبی نہیں ہے ورنہ تو زندگی دُشوار ہو جائے گی۔ ہم مسجد کی پہلی منزل پر نماز پڑھنے کے لیے جاتے ہیں تو نیچے قرآنِ مجید ہوتے ہیں، اِسی طرح بلڈنگوں اور پلازوں میں کوئی بھی گھر ایسا نہیں ہو گا جس میں قرآنِ کریم نہ ہو تو یوں اس کا کوئی حل نہیں ہے۔

مُحَرَّمُ الْحَرام میں قبر پکی کرنے کا شرعی حکم

سُوال: کیا مُحَرَّمُ الْحَرام میں قبر پکی کروا سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: (باہر سے) قبر پکی کرنا جائز ہے[1] اور جب بھی چاہیں پکی کر سکتے ہیں اس کا مُحَرَّمُ الْحَرام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یاد رہے! قبر پکی کرنے کی کوئی فضیلت نہیں ہے بلکہ کچی چھوڑنے میں عافیت ہے تاکہ کوئی گھاس یا پودا وغیرہ اُگ جائے اور اس سے مَیِّت کو نفع پہنچے کیونکہ یہ چیزیں اللہ پاک کا ذِکر کرتی ہیں۔[2] اگر آپ نے قبر کو سیمنٹ سے پورا پکا کر دیا تو اس پر گھاس وغیرہ نہیں اُگے گی اور اگر آپ نے قبر کے بیچ میں تھوڑی سی جگہ کچی چھوڑ کر وہاں پودا لگا بھی دیا تو وہ کب تک باقی رہے گا اور آپ کب تک زندہ رہیں گے؟ اس لیے قبر کچی ہو تو یہ اچھا ہے۔ نیز عوامُ النّاس کی قبریں کچی چھوڑی جائیں کہ اس میں عبرت زیادہ ہے۔

الیکٹرک جھٹکوں کے ذَریعے علاج کرنا کیسا؟

سُوال: اگر مریض ہسپتال میں ایڈمٹ ہو اور اس کی سانس رُک رہی ہو تو ڈاکٹر عموماً اسے الیکٹرک کے جھٹکے دیتے ہیں تو کیا ایسی حالت میں جان بچانے کے لیے جھٹکے دینا جائز ہے؟

جواب: اللہ پاک ہمیں عافیت نصیب کرے اور کینسر کے مریضوں پر رَحمت فرمائے کہ جن بے چاروں کو کینسر ہوتا ہے

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/ ۴۲۵۔

2 ...... رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: وضع الجرید ونحو الآس علی القبور، ۳/ ۱۸۴ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

انہیں کیموتھراپی میں جو جھٹکے آتے ہیں اور بخار چڑھتا ہے اس کی تکلیف تصور سے باہر ہے۔ جس طرح آپریشن میں بہت تکلیف ہوتی ہے کہ بدن کو چُھریوں سے کاٹا جاتا ہے مگر یہ علاج کا ایک طریقہ ہے تو اسی طرح جھٹکا بھی ایک علاج کا طریقہ ہے۔(یعنی علاج کے لیے جھٹکا دینے میں حَرَج نہیں۔)

اِسلام کی وجہ سے مسلمانوں سے محبت رکھنا

سُوال: کیا اِسلام کی وجہ سے مسلمانوں سے محبت رکھنا ثواب کا کام ہے؟

جواب: مسلمانوں سے محبت کی اصل بنیاد ہی اِسلام ہے کہ ہم کسی مسلمان سے محبت کرتے ہیں تو اِسلام کی وجہ سے ہی کرتے ہیں۔ قرآنِ کریم نے ہمیں بھائی بھائی قرار دیا ہے: ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ (پ:۲۶، الحجرات:۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: ”مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔“ جب بھائی بھائی ہیں تو بھائیوں میں محبت ہوتی ہی ہے۔ نیز مسلمان جسمِ واحد یعنی ایک جسم کی طرح ہیں کہ کسی بھی عضو کو تکلیف ہو گی تو پورا بدن تکلیف محسوس کرے گا[1] اس لیے اگر ایک مسلمان کو تکلیف ہو تو سارے مسلمانوں کو اس سے ہمدردی ہونی چاہیے لیکن اب ایسا نازک دور ہے کہ مسلمان ہو کر بھی مسلمانوں کو تکلیف دیتے اور لوٹ مار کرتے ہیں۔ اللہ کریم مسلمانوں کو ایک اور نیک بنا دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

امیرِ اہلِ سُنَّت کا حجرِ اَسود کے بوسے کی سعادت حاصِل کرنا

سُوال: آپ نے خانۂ کعبہ کا طواف تو کئی بار کیا ہوا ہے کیا کبھی حجرِ اَسود کو بوسہ دینے کی سعادت بھی نصیب ہوئی ہے؟

جواب: میں نے غالباً 1980ء میں حجرِ اَسود کو بوسہ دیا تھا۔ یوں میں نے زندگی میں ایک بار حجرِ اَسود کو بوسہ دیا ہے۔

اِیمان کم زیادہ نہیں ہوتا

سُوال: کیا اِیمان گھٹتا بڑھتا ہے؟

جواب: اِیمان و کُفر کے تعلق سے بہارِ شریعت جلد اول صفحہ نمبر 180 پر ہے: اِیمان قابلِ زیادتی و نقصان نہیں، اس لیے کہ کمی بیشی اُس میں ہوتی ہے جو مِقدار یعنی لمبائی، چوڑائی، موٹائی یا گنتی رکھتا ہو اور اِیمان تصدیق ہے اور تصدیق،

---

1 ...... مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المومنین وتعاطفھم وتعاضدھم، ص ۱۰۷۱، حدیث: ۶۵۸۶۔

کَیف یعنی ایک حالتِ اِذعانیہ یعنی تصدیق اِعتماد و یقین کی ایک کیفیت کا نام ہے۔[1] بہر حال ایمان کم زیادہ نہیں ہوتا۔[2]

عَبْدُ الْجَبَّار کو جبار اور عَبْدُ الرَّحْمٰن کو رحمٰن کہہ کر پکارنا کیسا؟

سُوال: اکثر لوگ اپنے بچوں کا نام عَبْدُ الْجَبَّار اور عَبْدُ الرَّحْمٰن رکھتے ہیں اور پھر انہیں اکثر و بیشتر رَحمٰن اور جبار کہہ کر پکارتے ہیں تو ایسے نام رکھ کر اس طرح پکارنا کیسا ہے؟

جواب: جس کا نام عبد کی اِضافت کے ساتھ رکھا گیا اسے عبد کے ساتھ ہی پکارنا چاہیے۔ اللہ پاک کے بعض نام ایسے ہیں جو بغیر عبد کے نہیں رکھے اور پکارے جاسکتے۔ مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ کی کتاب "نام رکھنے کے اَحکام" کے صفحہ نمبر 15 پر ہے: عبدُ اللہ وعَبْدُ الرَّحْمٰن بہت اچھے نام ہیں مگر اس زمانہ میں یہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ بجائے عَبْدُ الرَّحْمٰن اس شخص کو بہت سے لوگ رَحمٰن کہتے ہیں اور غیرِ خُدا کو رَحمٰن کہنا حرام ہے۔ اِسی طرح عَبْدُ الْخَالِق کو خالق[3] اور عَبْدُ الْمَعْبُود کو مَعْبُود کہتے ہیں اس قسم کے ناموں میں ایسی ناجائز ترمیم ہرگز نہ کی جائے۔ اِسی طرح بہت کثرت سے ناموں میں تصغیر کا رَواج ہے یعنی نام کو اس طرح بگاڑتے ہیں جس سے حقارت نکلتی ہے اور ایسے ناموں میں تصغیر ہرگز نہ کی جائے لہٰذا جہاں یہ گمان ہو کہ ناموں میں تصغیر کی جائے گی یہ نام نہ رکھے جائیں دوسرے نام رکھے جائیں۔[4] تصغیر سے مُراد گھٹانا اور چھوٹا کرنا ہے جیسے روپیہ کو روپلّی کہا جاتا ہے۔

---

1. بہارِ شریعت، ۱/ ۱۸۰، حصہ:۱۔
2. شارحِ بخاری حضرتِ علّامہ مفتی شریفُ الحق امجدی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تحریر فرماتے ہیں: ایمان کے سلسلے میں کثیر اختلافات ہیں۔ ان میں بنیادی اِختلاف دو ہیں: (۱) اَعمال و اَقوال ایمان کے جُزء ہیں یا نہیں؟ (۲) ایمان گھٹتا بڑھتا ہے یا نہیں؟ اسی کی فرع ایمان کے گھٹنے بڑھنے کا بھی مسئلہ ہے۔ بعض کے نزدیک اَعمال و اقوال کی زیادتی سے ایمان بڑھتا ہے اور کمی سے گھٹتا ہے اور بعض کے نزدیک ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ صحیح اور راجح یہی ہے کہ اَعمال و اَقوال ایمان کے جُزء نہیں ہیں اور ایمان نہ گھٹتا ہے نہ بڑھتا ہے۔ (نزھۃ القاری، ۱/ ۲۹۱ ماخوذاً) مشہور مفسر مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ دِین یا ایمان کی مقدار میں زیادتی کمی نہیں ہوتی یعنی کوئی آدھا یا چوتھائی مسلمان نہیں ہوتا سارے پورے مؤمن ہوتے ہیں ہاں کیفیت میں فرق ہوتا ہے بعض مومن، بعض کامل مومن، بعض اَکمل یعنی کامل تر مومن۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۶۳)
3. ہمارے زمانے میں یہ بلا بہت عام ہے کہ عبدُ الرّحمٰن کو رحمٰن، عبدُ الخالق کو خالق اور عبدُ القدیر کو قدیر وغیرہ کہہ کر پکارتے ہیں یہ حرام ہے، اس سے بچنا لازم ہے۔ (صراطُ الجنان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ: ۱۸۰، ۳/ ۳۸۱)
4. بہارِ شریعت، ۳/ ۳۵۶، حصہ: ۱۵- نام رکھنے کے احکام، ص ۵۱-۱۶۔

کم عمر لڑکے آدھے کانوں تک زُلفیں رکھیں

سُوال: میری عمر گیارہ سال ہے تو کیا میں زُلفیں رکھ سکتا ہوں؟

جواب: زُلفیں رکھنے میں کوئی حَرج نہیں ہے مگر آپ آدھے کانوں تک زُلفیں رکھیں۔ اَمرد اور ایسے لڑکے جن کی داڑھی نہیں نکلی ہوتی وہ آدھے کانوں تک زُلفیں رکھیں تاکہ Attraction (یعنی کشش) کم سے کم پیدا ہو۔

حافظہ مضبوط کرنے کا وَظیفہ

سُوال: کوئی ایسا وَظیفہ بتا دیجیے کہ جس کی وجہ سے میرا حافظہ مضبوط ہو جائے۔ (ایک طالبِ علم کا سُوال)

جواب: اللہ کریم آپ کا حافظہ مضبوط کرے اور آپ جلدی جلدی حافظِ قرآن اور عالمِ دِین بن جائیں۔ پانچوں نمازوں کے بعد سر پر سیدھا ہاتھ رکھ کر "یَا قَوِیُّ" 11 بار پڑھا کریں اِنْ شَآءَ اللہ حافظہ مضبوط ہو گا۔[1]

بُرے کاموں سے بچنے کا وَظیفہ

سُوال: کوئی ایسا وَظیفہ عنایت فرما دیں جس کی بَرَکت سے ہم بُرے کاموں سے بچ کر اپنا پورا وقت نیک کاموں میں صرف کرنے والے بن جائیں؟

جواب: بُرے کاموں سے بچنے اور اپنا سارا وقت نیک کاموں میں صرف کرنے کا وَظیفہ مَدَنی قافلے بھی ہیں۔ اگر آپ مَدَنی قافلوں میں سفر کریں گے تو وہاں عاشقانِ رَسُول کی صحبت ملے گی، مسجد میں رہیں گے، نیز مختلف مَواقع پر دَرس و بیان بھی ہوتا ہے جس میں شرکت کی بَرَکت سے دِل نرم ہو گا، خوفِ خُدا پیدا ہو گا اور جتنا زیادہ خوفِ خُدا ہو گا اتنا زیادہ گناہوں سے بچنے کا ذہن بنے گا۔

مسلمان کے بارے میں اچھا گمان رکھیے

سُوال: اگر ہمارے ذہن میں کسی کے حوالے سے کوئی غَلَط بات آجائے یا جن کے ہم ماتحت ہیں ان سے ہم بد ظن ہو جائیں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (سوشل میڈیا کے ذریعے سُوال)

1 ...... جنتی زیور، ص ۶۰۵ - بیمار عابد، ص ۴۱۔

www.dawateislami.net

جواب: کسی مسلمان کے بارے میں بدگمانی نہیں کرنی چاہیے۔ کسی نے کوئی کام کیا تو اُسے کھینچ تان کر خواہ مخواہ اس سے بدگمانی کا پہلو نکالا جاتا ہے حالانکہ مسلمانوں کے کاموں میں اچھا پہلو نکالنا ضروری ہے جیسے کوئی کہیں دیکھ رہا ہے اور اِتفاق سے اس جانب عورت بھی جارہی ہے تو ہمیں یہ گمان کرنا چاہیے کہ وہ عورت کو نہیں دیکھ رہا ہوگا اور نہ ہی اس کی توجہ عورت کی طرف ہوگی، بے چارہ اِتفاق سے اس طرف دیکھ رہا ہے۔ واقعی ایسا اوقات دیکھنے والے کی توجہ عورت کی طرف نہیں ہوتی مگر کھینچ تان کر کہتے ہیں کہ دیکھو عورت کو گھور رہا ہے اور اسے دیکھ رہا ہے۔ بخاری شریف کی رِوایت میں ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس نے چوری کی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: اے شخص کیا تو نے چوری نہیں کی؟ اس نے کہا: خُدا کی قسم میں نے چوری نہیں کی! یہ سُن کر حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر خوفِ خُدا کا غلبہ ہوا اور آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس سے فرمایا: تو نے چوری نہیں کی مگر میری نظروں کو دھوکا ہوا اور مجھے ایسا لگا کہ تو نے چوری کی ہے۔[1] بخاری شریف میں موجود حضرتِ سَیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا یہ واقعہ ہمیں سمجھانے کے لیے ہے۔ اگر ہم مسلمانوں کے بارے میں اچھا گمان رکھنا شروع کر دیں تو ہمارا مُعاشرہ صحیح ہو جائے گا مگر آج کل ماحول اتنا خراب ہو گیا ہے کہ بات بات پر بدگمانی کی جاتی ہے مثلاً اس نے جادو کروا دیا، پھوپھی جادوگرنی اور خالہ جادوگرنی ہے وغیرہ۔ اس طرح کی بدگمانی کرنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ کیا مُعاشرے میں صرف وہی اچھے ہیں باقی سب جادوگر ہیں؟ اگرچہ جادو ہوتا ہے، اِس کا اِنکار نہیں کیا جا سکتا مگر ایسا نہیں کہ سب جادوگر ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم مسلمانوں کی قدر و اہمیت کو سمجھیں۔ میرے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کعبے کو مخاطب کر کے فرمایا: مسلمان کی حُرمت یعنی عزت تجھ سے بڑھ کر ہے۔[2] لیکن ہم مسلمان کی عزت پامال کرتے ہیں! آج کوئی مسلمان دوسرے مسلمان سے محفوظ نظر نہیں آرہا۔ اللہ کریم ہمارے مُعاشرے کو صحیح اسلامی مُعاشرہ بنا دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ..... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا﴾، ۲/ ۴۵۸، حدیث: ۳۴۴۴۔

2 ..... ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب حرمة دم المومن ومالہ، ۴/ ۳۱۹، حدیث: ۳۹۳۲۔

www.dawateislami.net

مسلمانوں کے عیب چُھپانے کا حکم

سُوال: آج کل مسلمانوں کے عیب چُھپانے کے بجائے اُچھالے جاتے ہیں، اس بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟[1]

جواب: شریعت نے حکم دیا ہے کہ مسلمانوں کے عیب چُھپاؤ اللہ پاک تمہارے عیب چُھپائے گا[2] مگر آج کسی کو کسی کا عیب پتا چلتا ہے تو اُسے سوشل میڈیا، پیپر میڈیا بلکہ جو بھی ذَریعہ ملتا ہے اسے اِختیار کرتے ہوئے اس کے عیب کو اُچھال دیتا ہے، پھر اگر کسی نے پکڑ لیا تو کہہ دیا جاتا ہے کہ میں تو اس کی اِصلاح کر رہا ہوں۔ ایسے شخص سے یہی کہا جائے گا کہ کیا اِصلاح اس طرح ہوتی ہے اور مسلمانوں کی اِصلاح کرنے کا صرف یہی طریقہ ہے؟ بے شک جہاں ضَرورت ہو وہاں عَلَی الْاِعْلَان بھی اِصلاح کی جاتی ہے مگر سوشل میڈیا پر خواہ مخواہ اِصلاح کرنے والے اتنے مُصْلِحِین جمع ہو گئے جس کی کوئی اِنتہا نہیں۔ بہت سے لوگوں کے پاس نہ علم ہوتا ہے، نہ عمل ہوتا ہے، نہ کردار ہوتا ہے اور نہ ہی قرآن و حدیث پر ان کی نظر ہوتی ہے مگر وہ سوشل میڈیا کے ذَریعے لاکھوں لوگوں کے سامنے ایک دوسرے کی اِصلاح کر رہے ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو اللہ پاک سے ڈرتے ہوئے یہ سوچنا چاہیے کہ آج ہمیں کسی کا عیب پتا چل گیا اور ہم اسے سوشل میڈیا کے ذَریعے داغدار کر رہے ہیں تو کل ہماری باری بھی آئے گی اور پھر ہم منہ دِکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔

مسلمان کی عزت کی حفاظت کا حکم

سمجھ میں یہی آتا ہے اگر کسی آدمی نے کوئی قصور یا غَلَطی کی تو اب اگر اُسے سب کے سامنے اُچھالیں گے تو اس میں ضد پیدا ہو گی اور اس کا سُدھرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ ہاں اگر کوئی شرعی غلطی کرتا یا غَلَط مسئلہ بیان کرتا ہے تو اس کے بارے میں لوگوں کو بتایا جائے تو یہ ایک الگ بات ہے لیکن اس صورت میں بھی پہلے اس شخص سے رُجوع کر لیا جائے کہ اس نے جان بوجھ کر غَلَط مسئلہ بیان کیا ہے یا غَلَط فہمی ہو گئی ہے کیونکہ بعض اوقات سبقتِ لسانی ہو جاتی ہے کہ آدمی بولنا کچھ چاہتا ہے اور اس کے مُنہ سے نکل کچھ جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ میرے بارے میں کسی کے ذہن میں یہ بات آئے کہ

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لایظلم المسلم المسلم ولا یسلمہ، ۱۲۶/۲، حدیث: ۲۴۴۲۔

یہ بھی تو مَدَنی چینل کے ذَریعے لوگوں کو لٹا رہا ہے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ میں نے نہ تو کسی کا نام لے کر اس کی اِصلاح کی ہے اور نہ ہی کسی کا عیب کھولا ہے۔ نیز میں انہیں سمجھا رہا ہوں کہ جو ایسا کرتے ہیں لِہٰذا انہیں مجھ پر نہیں بلکہ اپنے نفس اور اپنے سمجھانے کے اَنداز پر غُصّہ کرنا چاہیے اور یہ سوچنا چاہیے کہ ہمیں مسلمانوں کو عزتوں کو پامال کرنے والا نہیں بلکہ مسلمانوں کی عزتوں کا محافظ بنایا گیا ہے چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے دوسرا مسلمان محفوظ رہے۔(1) مگر بدقسمتی سے آج مسلمان اپنی زبان، ہاتھ اور قلم سے دوسرے مسلمان کی عزت کی حفاظت کرنے کے بجائے اسے رُسوا کر رہے ہیں۔ اللہ کریم آسانی کرے، ہمیں اپنے نفس کی شرارتوں سے محفوظ فرمائے اور مسلمانوں کی عزت و آبرو کا محافظ بنائے۔ بہرحال اگر اِخلاص ہو گا تو ہمیں حُسنِ ظن کے بہت سارے طریقے مِل جائیں گے، اللہ پاک ہمیں اِخلاص نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

جب تک شرعی مسئلہ 100 فیصد معلوم نہ ہو نہ بتایا جائے

سُوال: اپنی اٹکل اور سوچ سے شرعی مسئلہ بتانا کیسا ہے؟

جواب: جب تک یقینی معلومات نہ ہوں تب تک کوئی شرعی مسئلہ بیان نہ کیا جائے۔ میں مَدَنی مذاکرے میں ہونے والے کتنے سُوالات کے جوابات نہیں دے رہا ہوتا اور پھر کتاب سے نکلوا کر اور پڑھ کر سناتا ہوں، مجھے اللہ پاک سے ڈر لگتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں وہ بات کہہ دوں جو دُرست نہ ہو، مجھے یہ آیتِ قرآنی بہت ڈراتی ہے: ﴿ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝۲۸ ﴾ (پ۸، الاعراف: ۲۸) ترجمۂ کنزالایمان: کیا اللہ پر وہ بات لگاتے ہو جس کی تمہیں خبر نہیں۔) شریعت کا مسئلہ بتانے کے معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ پاک اور اس کے رَسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایسا فرمایا ہے لِہٰذا میں اپنی اٹکل اور سوچ سے یہ جواب دوں کہ اللہ پاک اور اس کے رَسُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں فرمایا ہے اس سے پہلے میری زبان کٹ جانی چاہیے۔ جب تک 100 فیصد شرعی مسئلہ معلوم نہ ہو تب تک شریعت کا حکم بیان نہیں کرنا چاہیے۔ یہ اُصول عوام، عُلما اور مفتیانِ کرام سب کے لیے ہے۔ جو خائفین ہوتے ہیں وہ ڈرتے ہیں اور بڑے بڑے مفتیانِ کرام مسئلہ معلوم نہ ہونے کی

---

1 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده، ۱/ ۱۵، حدیث: ۱۰۔

صورت میں کہہ دیتے ہیں کہ یہ مسئلہ ہمیں معلوم نہیں۔ چنانچہ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے بارے میں حضرتِ سَیِّدُنا امام شافعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں ان کی صحبت میں رہا تو اس دَوران ان سے 48 سُوالات ہوئے جن میں سے انہوں نے صرف 16 سُوالات کے جوابات دیئے اور 32 سُوالات کے جواب میں ”لَا اَدْرِیْ“ فرمایا، یعنی مجھے معلوم نہیں ہے۔[1] یاد رہے! حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی تقلید کے چار مشہور سلسلے ہیں جن میں سے ایک مذہب حضرتِ سَیِّدُنا امام مالِک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بھی ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا امام مالک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا قول ہے کہ جب کوئی شرعی مسئلہ پوچھے تو بندہ جواب دینے سے پہلے اپنے آپ کو جنت اور دوزخ پر پیش کرے[2] کہ میرا یہ جواب مجھے جنَّت میں پہنچائے گا یا دوزخ میں؟! اگر جواب جنَّت میں پہنچانے والا ہے یعنی 100 فیصد دُرُست ہو تو بولے ورنہ خاموش رہے۔ اگر کسی نے اپنی عزت بچانے کے لیے ویسے ہی جواب داغ دیا تو پھر اس نے اپنے آپ کو دوزخ پر پیش کر دیا۔ اللہ پاک ہمارا اِیمان سَلامت رکھے، ہمیں دوزخ سے محفوظ فرمائے اور اپنے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پڑوس میں بے حساب جنَّت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کیا Message کی تصویر لے کر دوسروں کو دِکھانا غیبت ہے؟

سُوال: ”کسی کے بھیجے ہوئے Message کی تصویر لے کر دوسروں کو دِکھانا ڈیجیٹل غیبت کہلاتی ہے“ کیا یہ بات دُرُست ہے؟

جواب: ڈیجیٹل کا لفظ کسی نے اِضافہ کیا ہے ورنہ یہ اِصطلاح میں نہیں ہے۔ بہر حال اس میں غیبت کی صورت موجود ہے کہ کسی کے عیب کو ظاہر کرنا پایا جا رہا ہے۔ ڈیجیٹل غیبت کی ہلاکت خیزی تو زیادہ ہے کیونکہ اس نے آپس میں دو چار آدمیوں کے بیچ میں نہیں بلکہ سوشل میڈیا پر لاکھوں آدمیوں کے سامنے غیبت کی ہے۔ میں نے مَدَنی چینل پر اس طرح کی چیزیں نوٹ کی ہیں اور میں ٹوک بھی دیتا ہوں جیسا کہ میں نے موٹاپے کی مذمت بیان کی کہ موٹاپے سے بچو اور وزن کم کرو تو کوئی

---

1 ...... احیاء العلوم، کتاب العلم، الباب الثانی فی العلم المحمود والمذموم واقسامھما واحکامھما، ۱/۴۷-احیاء العلوم (مترجم): ۱/۱۱۲۔

2 ...... المجموع شرح المھذب، باب آداب الفتوی والمفتی والمستفتی، ۱/۴۱۔

www.dawateislami.net

بے چارہ موٹے بدن والا بیٹھا ہوتا ہے تو اسے مَدَنی چینل کی اسکرین پر دِکھا دیا جاتا ہے تو میں اس سے منع کرتا ہوں کہ اس طرح تصویر دِکھانے سے اس کا دِل دُکھنا یقینی ہے کہ اس کے دوست اور گھر والے اس کا مذاق اُڑائیں گے۔ یاد رہے! ایسا شخص بے چارہ اپنے وزن سے خود بیزار ہوتا ہے کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی وزن دار آدمی جس کا حد سے زیادہ وزن ہو گا اس بے چارے سے چلا نہیں جاتا ہو گا، اس کے گھٹنے کچھ بولتے ہوں گے، پیٹ کچھ بولتا ہو گا اور بے چارے کی پیٹھ بھی اِحتجاج پر اُتری ہوئی ہو گی تو اب اس کو بالکل واضح کر کے اسکرین پر دِکھانا کس طرح مناسب ہے! غَلَط بات غَلَط ہے چاہے میں کروں یا کوئی اور، یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میرے لیے شریعت اور ہو اور آپ کے لیے اور! لٰہذا کسی کی بھی دِل آزاری نہیں کرنی چاہیے۔ مَدَنی چینل پر جب اس طرح کا کوئی مُعاملہ نظر آتا ہے تو میں سمجھا دیتا ہوں کہ ایسا نہ کیا جائے۔

بِلاوجہ کسی مسلمان کو ڈی گریڈ نہ کیجیے

سُوال: کسی مسلمان کو بِلاوجہ ڈی گریڈ کرنے کے لیے اس کے تحریری Message کی موبائل فون سے تصویر کھینچ کر اسے دوسرے کے پاس بھیج دیا جاتا ہے یا اس کے کسی کمزور پہلو کو عام کر دیا جاتا ہے، اس حوالے سے راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: اگر کوئی شخص ایسا ہے جو گمراہی پھیلا رہا ہے تو اسے بے نقاب کرنا الگ چیز ہے ورنہ ویسے ہی کوئی مسئلہ غلط بیان ہو گیا تو اسے عام کرنا دُرُست نہیں ہے۔ بعض لوگ ہمارے پیچھے بھی لگے ہوتے ہیں کہ کچھ نہ کچھ عام کرنے کے لیے مل جائے۔ مکھی کو خوبصورت سالم جسم نظر نہیں آتا اور نہ ہی اسے خوبصورت سالم جسم سے کوئی سروکار ہوتا ہے وہ صرف زخم والے حصے پر جا کر بیٹھے گی اور پیپ چوسنا شروع کر دے گی۔ اسی طرح اگرچہ ہم بھی ہزار باتیں اچھی کرتے ہیں مگر جو مکھی صفت لوگ ہوتے ہیں وہ ان اچھی باتوں کو بالکل نظر انداز کر کے اس پر آ جاتے ہیں کہ ایسا کیوں بولا؟ ایسوں کو اللہ پاک سے ڈرنا چاہیے کہ مسلمانوں کو بِلاوجہ ڈی گریڈ کرنے سے محشر میں بڑی رُسوائی ہو گی۔ اگر کسی سے کوئی غلطی ہوئی ہے تو آپ ڈائریکٹ اس کی اِصلاح کریں۔

بغیر اِجازت کسی کا Message آگے بڑھانا

سُوال: کسی نے پرسنل میں Audio Message بھیجا ہو تو کیا ہم اس کی اِجازت کے بغیر وہ Message آگے بڑھا سکتے ہیں؟

www.dawateislami.net

جواب: کسی کے بھی صوتی پیغام (Audio Message) کو آگے بڑھانے کے مُعاملے میں اِحتیاط کرنی چاہیے، بعض اوقات وہ پیغام آگے بھیجنے میں مسئلہ ہو سکتا ہے جیسے میں مفتی صاحب سے کوئی مسئلہ پوچھتا ہوں تو وہ جواب دینے کے بعد فرماتے ہیں کہ "فی الحال یہ جواب سمجھ میں آ رہا ہے مگر میں مزید دیکھ کر بتاؤں گا۔" اب اگر یہی جواب آگے بڑھا دیا جائے تو ہو سکتا ہے سننے والا اسی جواب پر اِکتفا کر لے اور مزید جو تفصیل بعد میں بیان کی جائے اس پر توجہ نہ دے تو اس طرح ادھورا جواب آگے بڑھانے میں Risk (خطرہ) ہوتا ہے۔ ہاں اگر کوئی اہلِ علم ہے تو اسے بتایا جا سکتا ہے کہ "ابھی اتنا ہی جواب ملا ہے مزید تفصیل ملے گی تو عرض کر دوں گا۔" یوں ہی صوتی پیغام میں اگر کسی کا کوئی عیب بیان ہوا ہے یا کسی قسم کی کمزور بات ہے تو اس کو آگے نہیں بڑھانا چاہیے۔

بعض اوقات میں مفتی صاحب سے کہتا ہوں کہ آسان اُردو میں جواب دیا کریں کہ اس کا مقصد ہی آگے بھیجنا ہوتا ہے تو اس کو آگے بڑھانے میں حرج نہیں۔ اسی طرح اگر صوتی پیغام بے ضرر ہو یعنی اسے اگر کسی دوسرے کو بھیج بھی دیا جائے تو کوئی نقصان نہیں ہو گا اور بھیجنے والا اتنا سمجھ دار ہے جو یہ تمیز کر سکے کہ اس سے کوئی نقصان نہیں ہو گا تو وہ اس صوتی پیغام کو آگے بڑھا سکتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ غَلَطی سے کسی دوسرے شخص کو وہ Message چلا جاتا ہے جیسے مجھے حاجی ابو رجب کو وہ پیغام دینا تھا لیکن وہ غلطی سے حاجی حسان کے پاس چلا گیا، ظاہر ہے میں بوڑھا آدمی ہوں کبھی کبھار ایسا ہو جاتا ہے۔ اس طرح اگر کسی دوسرے اسلامی بھائی کو پیغام چلا جاتا ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ شاید آپ نے یہ پیغام کسی اور کو بھیجا ہے غَلَطی سے میرے پاس آ گیا ہے تو پھر میں حیران ہوتا ہوں کہ یہ کیا ہو گیا! اگر کبھی دوسرے شخص کے دیکھنے سے پہلے معلوم ہو جاتا ہے تو میں جلدی سے اسے Delete کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور Delete For Everyone والے آپشن کو دبا دیتا ہوں۔ اب میں پہلے اچھی طرح دیکھتا ہوں پھر آگے بڑھاتا ہوں، خصوصاً ان دِنوں میں کیونکہ ابھی مَدَنی مذاکرے ہو رہے ہیں تو صبح کافی تھکن ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے زیادہ رونگ نمبر لگ سکتے ہیں۔

Message بھیجنے میں دھوکا لگنے کی ایک وجہ

(اس موقع پر نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) اگر کسی کے پاس اِس طرح کا Message وغیرہ پہنچ جائے تو اس کے شروع

کے چند سیکنڈ سننے کے بعد ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ میرے لیے ہے یا نہیں؟ اگر وہ آپ کے لیے نہ ہو تو پورا سننے کے بجائے اسے وہیں روک کر بھیجنے والے کو بتا دینا چاہیے کہ ”شاید آپ نے غلطی سے مجھے بھیج دیا ہے۔“ مکمل سننے کے بعد اس کے بتانے کا کیا فائدہ ہو گا لہٰذا اِس میں بھی اِحتیاط کرنی چاہیے۔ کسی کو Message بھیجنے میں دھوکا لگنے کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ چند لوگوں کے نام کے شروع کے اَلفاظ ایک جیسے ہوتے ہیں جیسے ”عمران“ اور ”عماد“ ان دونوں ناموں کے شروع میں I اور M آرہا ہے تو جلد بازی میں عمران کو کیا جانے والا Message عماد کو کر دیا جاتا ہے۔ اس کا حل یہ سمجھ آتا ہے کہ اگر چند لوگوں کے نام کے الفاظ ایک جیسے ہیں تو ان کی پہچان شروع میں رکھی جائے تاکہ Message بھیجنے میں غلطی نہ ہو۔

بات کرنے اور Message بھیجنے میں اِحتیاط کیجیے

(امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرمایا:) نام کے شروع میں تصویر کا آپشن بھی دیا جاتا ہے اگر اچھی نیت سے نام کے ساتھ تصویر لگا لی جائے تب بھی مُغالطے سے بچا جا سکتا ہے۔ بہر حال Message بھیجنے اور گفتگو کرتے ہوئے بھی دھیان رکھنا چاہیے، خصوصاً کسی اَہم راز وغیرہ سے متعلق اِس طرح بات نہیں کرنی چاہیے۔

کیا ایک ہی شہر میں لمبا سفر کرنے کی وجہ سے نماز قصر کر سکتے ہیں؟

سُوال: کراچی کافی بڑا شہر ہے اس میں ایک کونے سے دوسرے کونے کی طرف جانے میں ایک ڈیڑھ گھنٹہ لگ جاتا ہے، کبھی کسی جگہ پہنچنے کی جلدی ہوتی ہے تو نمازِ ظہر قضا ہو جاتی ہے کیا اس طرح کے سفر کی وجہ سے ظہر کی نماز میں قصر کر سکتے ہیں؟ (شوبز کے شعبے سے تعلق رکھنے والے اسلامی بھائی کا سُوال)

جواب: قصر نماز پڑھنے کے لیے شرعی سفر ہونا ضروری ہے[1] اور ایک شہر میں آنا جانا شرعی سفر نہیں کہلاتا لہٰذا اس میں پوری نماز پڑھنی ہو گی۔ ہاں! اگر کوئی کسی شہر میں مُسافر ہے اور 15 دن سے کم دِن وہاں رہے گا تو وہ شرعی مُسافر ہو گا اب وہ نماز میں قصر کر سکتا ہے، لیکن کراچی میں ہی مقیم ہے اور یہاں رہتے ہوئے ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کرتا ہے تو یہ

1 ..... شرعاً مُسافر وہ شخص ہے جو تین دِن کی راہ (یعنی تقریباً 92 کلو میٹر) تک جانے کے اِرادہ سے بستی سے باہر ہوا۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۷۴۰، حصہ: ۴)

شرعی مُسافر نہیں ہے لہٰذا قصر نماز نہیں پڑھ سکتا۔ سائل نے ظہر کی نماز کے بارے میں کہا تو عرض ہے کہ ظہر کی نماز کے وقت میں گنجائش زیادہ ہوتی ہے اگر سفر میں گھنٹہ ڈیڑھ بلکہ دو تین گھنٹے بھی لگتے ہیں پھر بھی اتنا وقت ہوتا ہے کہ ظہر کی نماز پڑھ لے نماز قضا ہونا مشکل ہے۔ ہاں! اگر سفر کے لیے بس میں ہی ساڑھے چار بجے بیٹھا اور ظہر کا وقت پانچ بجے ختم ہو رہا ہے تو ظاہر ہے اب ظہر قضا ہو جائے گی لہٰذا اسے چاہیے کہ پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر اس کے بعد سفر شروع کرے۔ جب بھی سفر کرنا ہو تو اس کے لیے وہ وقت منتخب کریں جس میں کوئی نماز نہ آئے۔ البتہ ٹرین میں نماز کا وقت آ جائے تو ٹرین میں بھی نماز پڑھی جا سکتی ہے لیکن اس کے الگ مسائل ہیں۔[1] یاد رکھیے! نماز فرض ہے اسے چھوڑ نہیں سکتے۔

نو اور دس محرم کے دِن قضا روزے رکھنے کا حکم

سُوال: اگر اسلامی بہن کو قضا روزے رکھنے ہوں تو کیا وہ نو اور دس مُحَرَّمُ الْحَرام کو رکھ سکتی ہے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: جی ہاں! اگر قضا کی نیت سے رکھے گی تو دُرُست ہے نفل کی نیت نہ کرے۔[2]

اُلٹا دوپٹا اوڑھ کر نماز پڑھنے کا حکم

سُوال: اگر عورت بھولے سے اُلٹا دوپٹا اوڑھ کر نماز پڑھ لے تو کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟

جواب: اُلٹا دوپٹا اوڑھ کر نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔[3] بعض دوپٹے ایسے ہوتے ہیں جن کا اُلٹا اور سیدھا کچھ نہیں ہوتا دونوں طرف سے ایک جیسے ہوتے ہیں ان کو جیسے بھی اوڑھ لیا جائے دُرُست ہے۔ اگر ایک طرف پھول وغیرہ بنے ہوں اس کو اُلٹا اوڑھنے میں بدنما لگے گا تو اس طرح کا دوپٹا اُلٹا پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی یعنی ناپسندیدہ ہے لیکن وہ عورت

---

1 ...... اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ٹھہری ہوئی ریل میں سب نمازیں جائز ہیں اور چلتی ہوئی میں سنّتِ صبح (یعنی فجر کی سنتوں) کے سوا سب سنّت و نفل جائز ہیں مگر فرض و وتر یا صبح کی سنتیں نہیں ہو سکتیں۔ اہتمام کرے کہ ٹھہری (ہوئی ریل) میں پڑھے اور (اگر) دیکھے کہ وقت جاتا ہے (تو) پڑھ لے اور جب (ریل) ٹھہرے پھر پھیرے (یعنی ان نمازوں کو دوہرائے۔) (فتاویٰ رضویہ، ۵/۱۴۳)

2 ...... اگر کسی نے قضا اور نفل کی نیت سے ایک ہی روزہ رکھا تو قضا روزہ ادا ہو گا کیونکہ قضا روزے کی ادائیگی نفل کے مقابلے میں زیادہ اہم ہے۔ (الاشباہ والنظائر، القاعدۃ الثانیۃ: الامور بمقاصدھا، السادس: فی بیان الجمع بین عبادتین، ص ۳۵ ماخوذاً)

3 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/۳۵۸ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

گناہ گار نہیں ہو گی۔

اللہ کریم بھول سے پاک ہے

سُوال: ”میری قسمت میں شاید اللہ پاک کچھ لکھنا ہی بھول گیا ہے“ یہ کہنا کیسا؟ (فیس بک کے ذَریعے سُوال)

جواب: لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللہ، اللہ کریم بھول سے پاک ہے وہ بھولتا نہیں ہے۔[1] اس جملے میں تو بھول کو اللہ کریم کے لیے جزمی طور پر کہہ دیا ہے جو صَریح یعنی کھلا کُفر ہے۔[2] جو شخص بھی ایسا بولے گا وہ اِسلام سے نکل جائے گا اور اس کا نکاح بھی ٹوٹ جائے گا۔

ضَروریاتِ دِین کے مُعاملے میں جہالت عُذر نہیں

سُوال: اللہ پاک کے بارے میں ایک مسلمان کا جو عقیدہ ہونا چاہیے اس کی معلومات نہ ہونے کی وجہ سے کسی نے یہ جملہ (میری قسمت میں شاید اللہ پاک کچھ لکھنا ہی بھول گیا ہے) کہا ہو تو پھر کیا حکم ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اِس بارے میں عِلم ہونا چاہیے اور جو جملہ کہا گیا ہے اس میں ایک ضَرورتِ دِینی کا اِنکار پایا جا رہا ہے جو کُفر ہے۔ اگر کوئی ہمارے ملک پاکستان میں فوج کی مخالفت کرتا ہے اور فوج کو بُرا بھلا کہتا ہے جب اس کو پکڑا جائے تو وہ کہے کہ مجھے اس بارے میں معلوم نہیں تھا، تو اس کی یہ بات سُنی جائے گی یا اسے سزا دی جائے گی؟ ظاہر ہے اسے سزا دی جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی ملکی قانون کی مخالفت کرے یا بانیِ پاکستان قائدِ اعظم کی مخالفت کرے یا ان کی توہین کرے جو ہمارے ملک میں قانوناً جُرم ہے اور وہ کہے کہ مجھے اس بارے میں علم نہیں تھا کہ یہ جُرم ہے تو اس کی یہ بات ہرگز نہیں سنی جائے گی اور اسے سزا دی جائے گی کیونکہ یہ ملکی قانون ہے۔ ہر ملک کے قوانین ہوتے ہیں۔ اِسلام کے بھی قوانین ہیں اور اسلامی قانون ہے کہ کسی بھی ضَرورتِ دِینی کا اِنکار کرنے والا شخص مسلمان نہیں رہتا۔[3]

---

[1] ...... جیسا کہ قرآنِ پاک میں اللہ پاک کا اِرشاد ہے: ﴿وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا﴾ (پ۱۶، مریم: ۶۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور حضور کا رب بھولنے والا نہیں۔

[2] ...... خلاصة الفتاویٰ، کتاب الفاظ الکفر، الفصل الثانی فی الفاظ الکفر... الخ، ۴/۳۸۴- بہارِ شریعت، ۲/۴۶۱، حصہ: ۹۔

[3] ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۷۳، حصہ ۱ ماخوذاً۔

مذاق میں بولے جانے والا کُفر کا حکم

سُوال: کیا مذاق میں بولا جانے والا کُفر بھی نافِذ ہو گا؟[1]

جواب: جی ہاں! اگر مذاق میں کُفر بکا تو کُفر نافِذ ہو جائے گا، اسی لیے مذاق میں بھی کُفر نہیں بول سکتے۔ کیا کوئی مذاق میں اپنے باپ کو گالی دے گا؟ ظاہر ہے کبھی بھی نہیں دے گا تو اللہ پاک کی توہین مذاق میں کیسے کر سکتا ہے؟ یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ اللہ پاک اور اس کے کسی بھی نبی کی توہین کُفر ہے، اس کے علاوہ بہت ساری صورتیں ایسی ہوتی ہیں جو بظاہر کُفر نہیں لگ رہی ہوتیں مگر گھوم پھر کر وہ کُفر ہوتی ہیں۔ مذاق میں تو جھوٹ بولنے کی اِجازت نہیں ہے کُفر بکنا تو بہت دور کی بات ہے۔

مذاق میں جھوٹ بولنا

سُوال: مذاق میں جھوٹ بولنا کیسا؟

جواب: مذاق میں جھوٹ بولنے سے متعلق چند رِوایات ملاحظہ کیجیے: (1) سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بندہ پورا مؤمن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ کو نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔[2] (2) نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو بات کرتا ہے اور لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے اس کے لیے ہلاکت ہے یعنی بربادی اور تباہی ہے۔[3] (3) پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: بندہ بات کرتا ہے اور محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے لیکن وہ اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان اور زمین کے دَرمیانی فاصلے سے بھی زیادہ ہے اور زبان سے جتنی لغزش ہوتی ہے یہ اس لغزش سے زیادہ ہے جو قدم سے ہوتی ہے۔[4]

---

1 ...... یہ اور اس کے بعد والا سُوال دونوں شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیے گئے ہیں جبکہ جوابات امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے عطا فرمودہ ہی ہیں۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۲۶۸، حدیث: ۸۶۳۸۔

3 ...... ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء من تکلم بالکلمۃ لیضحک الناس، ۴/ ۱۴۱، حدیث: ۲۳۲۲۔

4 ...... کتاب الزھد لابن المبارک، باب من کذب فی حدیثہ لیضحک بہ القوم، ص ۲۵۵، حدیث: ۷۳۴۔

زبان کی حفاظت کیوں ضَروری ہے؟

سُوال: زبان کی حفاظت کیوں ضَروری ہے؟(1)

جواب: زبان کی لغزش قدم کی لغزش سے زیادہ سخت ہے یعنی قدم کے مقابلے میں زبان کی لغزش اور خطا زیادہ خطرناک ہوتی ہے کیونکہ اِنسان اکثر گناہ اپنی زبان سے ہی کرتا ہے(2) اور اسی کی وجہ سے مَسائل کھڑے ہوتے ہیں لہٰذا زبان کی حفاظت بہت ضَروری ہے۔ جو جتنا زیادہ بولتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ خطائیں بھی کرتا ہے اور جو کم بولتا ہے اس کی خطائیں بھی کم ہوتی ہیں۔ اگر اِنسان بولتا ہی چلا جائے گا تو بھولیں بھی کرتا چلا جائے گا کیونکہ ہمیں بولنے کا ڈھنگ نہیں آتا کہ کیا بولنا ہے، کہاں بولنا ہے، کتنا بولنا ہے اور کتنا نہیں بولنا؟ کچھ معلوم نہیں بس بولتے ہی رہتے ہیں۔

یاد رکھیے! بولنا بھی ایک فن ہے لیکن بد قسمتی سے ہم لوگ اِس فن سے محروم ہیں، اسی وجہ سے بعض اوقات زبان سے کُفریات بھی نکل جاتے ہیں، لوگوں کی دِل آزاریاں بھی ہو جاتی ہیں، کبھی ویسے ہی جھوٹ نکل جاتا ہے یا جان بوجھ کر جھوٹ بول دیتے ہیں حالانکہ یہ سب گناہ کے کام ہیں۔ اللہ پاک کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ مولا! جو جو گناہ کے کام ہیں ان سے اور دِیگر فضولیات سے ہمیں محفوظ فرما اور ہم صرف وہ کام کریں جس سے تو اور تیرے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم سے خوش ہو جائیں۔

”اتنی نیکیاں بھی نہ کرو کہ خُدا کی جزا کم پڑ جائے“ کہنا کیسا؟

سُوال: کسی نے کہا کہ ”بھائی اتنی نیکیاں بھی نہ کرو کہ خُدا کی جزا کم پڑ جائے“ ایسا کہنا کیسا ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰه، یہ کُھلا کُفر ہے۔ کسی نے اگرچہ یہ جملہ مذاق میں بولا ہو گا لیکن مذاق میں بولا گیا کُفر بھی کُفر ہی ہوتا ہے۔ توبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰه ایسا سوچنا بھی نہیں چاہیے اور مسلمان ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ یقیناً یہ بُری صحبتوں اور فلمی

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

2 ...... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کوہِ صفا پر چڑھے، اپنی زبان کو پکڑا اور فرمایا: اے زبان! اچھی بات کر فائدے میں رہے گی اور بُری بات سے باز رہ ندامت سے بچی رہے گی۔ پھر فرمایا: میں نے رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اِبنِ آدم کے اکثر گناہ زبان ہی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ (معجم کبیر، مسند عبدُ اللہ بن مسعود، ۱۰/ ۱۹۷، حدیث: ۱۰۴۴۶)

www.dawateislami.net

ڈائیلاگ سننے کا نتیجہ ہے ان میں اس طرح کی باتیں ہوتی ہوں گی۔ اللہ پاک کرم فرمائے اور ہمارا ایمان سلامت رکھے۔

اِیذا دینے والے کو اِیذا دینا گوارا نہ کیا

سُوال: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے بارے میں کتابوں میں لکھا ہے کہ جس نے آپ کو زہر دیا آپ کو اس کا نام معلوم تھا مگر آپ نے اس وجہ سے اس کا نام ظاہر نہیں کیا کہ کوئی میری وجہ سے تکلیف میں نہ آئے اور آپ نے اس مُعاملے کو اللہ پاک پر چھوڑ دیا، حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کی سیرت کے اس پہلو کے حوالے سے آپ کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: حضرتِ سَیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت بڑی شان کے مالِک تھے، جس نے آپ کو زہر دیا آپ نے اس کو اِیذا دینے کا اِرادہ ہی نہیں فرمایا یعنی مجھے اِیذا دینے والے کو اِیذا نہ دی جائے۔(1) لیکن ہمارے مُعاشرے کا مُعاملہ ہی الٹ ہے خواہ مخواہ لوگوں کو اِیذا دے رہے ہوتے ہیں حالانکہ ہونا یہ چاہیے کہ اگر کوئی ہمیں نقصان پہنچائے تو ہم اس کے ساتھ بھلائی کا ہی سوچیں۔ یہ کوئی انہونی بات نہیں ہے بلکہ ہمارے بزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم سے منقول ہے جیسے ان کو کسی نے ستایا تو وہ اس کے لیے دُعا کرتے تھے کہ مولا! یہ ستانا اس کا آخری مَرتبہ ہو آئندہ یہ نہ ستائے۔ حتّٰی کہ اگر کوئی چوری بھی کرتا تھا تو اس کو بھی مُعاف فرما دیا کرتے تھے آیئے ایسے ہی ایک بزرگ کی حکایت مُلاحظہ کیجیے:

چور کی بے بسی کو یاد کر کے رو دیئے

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ کے گھر چوری ہوگئی تو وہ رونے لگے، لوگوں نے ان سے تَعْزِیَت کی اور ہمدردی کا اِظہار کیا تو انہوں نے فرمایا: میں اس وجہ سے نہیں رو رہا کہ میرا مال چوری ہوگیا ہے بلکہ میں تو اس چور کی بے بسی کو یاد کر کے رو رہا ہوں کہ قیامت کے دن وہ پکڑا جائے گا تو اس کے پاس کوئی جواب نہیں ہوگا۔(2) دیکھا آپ نے، مسلمانوں کے ساتھ اس طرح ہمدردی ہونی چاہیے اور یہ ہمدردی کا نمایاں پہلو ہے۔ یہ نہیں کہ کسی پر بھی جھوٹا اِلزام لگا کر اسے پھنسا دیا جائے۔ اللہ پاک ہم

---

1 ...... الاستیعاب، باب حرف الحاء، الحسن بن علی بن ابی طالب، ۱/ ۴۴۰-۴۴۱، رقم: ۵۷۳۔

2 ...... قوت القلوب، الفصل الثانی والثلاثون، ۲/ ۵۶۔

سب کو حضرتِ سیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی برکتیں عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

دُرُود و سَلام میں فرق

سُوال: دُرُود و سَلام میں کیا فرق ہے؟ اگر یہ دونوں الگ الگ ہیں تو کون سا سَلام پڑھ سکتے ہیں؟ نیز سَلام کے الفاظ کسی حدیثِ پاک میں آئے ہیں؟

جواب: دُرُود کے مختلف معنیٰ ہیں، اگر بندے نے دُرُود بھیجا تو اس کا مطلب ہے اس نے رَحمت کی دُعا کی، اللہ پاک نے دُرُود بھیجا تو اس کا مطلب ہے اس نے رَحمت فرمائی۔[1] دُرُود رَحمت کے معنیٰ میں ہے اور سَلام سَلامتی کے معنیٰ میں ہے۔ قرآنِ کریم میں دُرُود اور سَلام دونوں کا حکم دیا گیا ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴾ (پ۲۲، الاحزاب:۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: "اے ایمان والو! ان پر دُرُود اور خوب سلام بھیجو۔" قرآنِ کریم میں ہے: ﴿وَ سَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ﴾ (پ۲۳، الصّٰفّٰت:۱۸۱) ترجمۂ کنزالایمان: "سلام ہے پیغمبروں پر۔" اسی طرح "اَلتَّحِیَّات" میں بھی ہم سَلام بھیجتے ہیں "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ" نیز اَحادیثِ مُبارَکہ میں بھی سَلام کا ذِکر موجود ہے۔ بہر حال دُرُود و سَلام کے جو بھی کلمات عُلَمائے کِرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام نے لکھے ہیں ان کلمات کے ساتھ دُرُود و سَلام پڑھ سکتے ہیں جیسے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ اس میں دُرُود شریف بھی ہے اور سَلام بھی۔ دُرُودِ ابراہیمی میں صِرف دُرُود شریف ہے سَلام نہیں ہے۔

سارا سال گھر میں خیر و بَرَکت

سُوال: 10 مُحَرَّمُ الْحَرام کے دِن کون کون سے نیک اَعمال کیے جاتے ہیں؟

جواب: جس طرح روزانہ پانچ نمازیں فرض ہیں اسی طرح 10 مُحَرَّمُ الْحَرام کے دِن بھی پانچ نمازیں فرض ہیں۔ عاشورا کا روزہ بہت فضیلت والا ہے اس کی بَرَکت سے پچھلے گناہوں کی مُعافی کی بشارت ہے یعنی گزشتہ سال جو گناہ ہوئے ہیں اِنْ شَآءَ اللہ اس کی بَرَکت سے مُعاف ہو جائیں گے۔[2] اگر کوئی عاشورا کے دِن اپنے گھر کا دستر خوان وَسیع کرے یعنی

---

1 ..... احکام القرآن للجصاص، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۳/۴۷۲۔

2 ..... مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب ثلاثۃ ایام... الخ، ص۴۵۴، حدیث: ۲۷۴۶۔

بال بچوں کو اچھی غذائیں کھلائے تو اس کا ثواب بھی ملے گا اور سارا سال گھر میں خیر و بَرَکت بھی ہوگی۔

شیطان نے کفار کو دھوکے میں کیسے ڈالا؟

سُوال: سورۂ اَنفال میں ہے کہ ”شیطان نے کہا: میں اللہ سے ڈرتا ہوں“ اس کے ڈرنے کی کیفیت بیان فرما دیجیے۔

جواب: شیطان نے جو کہا تھا: ﴿ اِنِّیْۤ اَخَافُ اللّٰهَ ؕ وَ اللّٰهُ شَدِیْدُ الْعِقَابِ۠ ﴾ (پ۱۰، الانفال:۴۸) ترجمۂ کنز الایمان: ”میں اللہ سے ڈرتا ہوں اور اللہ کا عذاب سخت ہے۔“ اس کے متعلق بہت طویل رِوایت ہے کہ شیطان نے کس طرح دھوکا دیا اور پھر اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ چنانچہ تفسیر صِراطُ الجنان میں ہے: شیطان نے کفار کی نگاہ میں ان کے اَعمال خوبصورت کر کے دِکھائے اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عَداوت اور مسلمانوں کی مخالفت میں جو کچھ انہوں نے کیا تھا اس پر ان کی تعریفیں کیں اور انہیں خبیث اَعمال پر قائم رہنے کی رَغبت دِلائی اور جب قریش نے بدر میں جانے پر اِتفاق کر لیا تو انہیں یاد آیا کہ ان کے اور قبیلہ بنی بکر کے دَرمیان دُشمنی ہے، ممکن تھا کہ وہ یہ خیال کر کے واپسی کا اِرادہ کرتے اور یہ شیطان کو منظور نہ تھا، اس لئے اس نے یہ فریب کیا کہ وہ بنی کنانہ کے سردار سُراقہ بن مالک کی صورت میں نمودار ہوا اور ایک لشکر اور ایک جھنڈا ساتھ لے کر مشرکین سے آملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارا ذِمّہ دار ہوں آج تم پر کوئی غالب آنے والا نہیں جب مسلمانوں اور کافروں کے دونوں لشکر صَف آراء ہوئے اور رَسُولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک مشت خاک مشرکین کے مُنہ پر ماری تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام ابلیس لعین یعنی شیطان کی طرف بڑھے جو سُراقہ کی شکل میں حارث بن ہشام کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھا، ابلیس ہاتھ چُھڑا کر اپنے گروہ کے ساتھ بھاگا۔ حارث پکارتا رہ گیا سُراقہ! سُراقہ! تم نے تو ہماری ضمانت لی تھی اب کہاں جاتے ہو؟ ابلیس کہنے لگا: بیشک میں تم سے بیزار ہوں اور اَمن کی جو ذِمّہ داری لی تھی اس سے سبک دوش ہوتا ہوں۔ اس پر حارث بن ہشام نے کہا کہ ہم تیرے بھروسے پر آئے تھے کیا تو اس حالت میں ہمیں رُسوا کرے گا؟ کہنے لگا: میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تم نہیں دیکھ رہے، بیشک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہوں کہیں وہ مجھے ہلاک نہ کر دے۔ جب کفار کو ہزیمت یعنی ہار ہوئی اور وہ شکست کھا کر مکۂ مکرمہ پہنچے تو انہوں نے یہ مشہور کر دیا کہ ہماری شکست و ہزیمت کی وجہ سُراقہ بنا ہے۔ سُراقہ کو جب یہ خبر پہنچی تو اسے بہت حیرت ہوئی اور اس نے

کہا: یہ لوگ کیا کہتے ہیں۔ نہ مجھے ان کے آنے کی خبر، نہ جانے کی، تو قریش نے کہا: ”تو فُلاں فُلاں روز ہمارے پاس آیا تھا۔ اس نے قسم کھائی کہ یہ غَلَط ہے۔ جب انہوں نے اِسلام قبول کیا تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ شیطان تھا۔“[1] یعنی سُراقہ بن مالِک کی شکل میں شیطان نے آکر کُفّار کو دھوکا دے کر ہرا دیا۔ معلوم ہوا کہ شیطان یہ کام بھی کر سکتا ہے۔

بغیر غسل اور کفن کے مَیِّت کو دفنا دینے کا حکم

سُوال: بچہ پیدا ہوا اور چند منٹ تک اس نے سانس لی اور فوت ہو گیا پھر اس کو بغیر کفن دیئے اور بغیر جنازہ پڑھے ایسے ہی دفنا دیا گیا ہے، کیا شریعت اس بات کی اِجازت دیتی ہے کہ اس بچے کو نکال کر کفن دیا جائے اور نمازِ جنازہ پڑھ کر دفنایا جائے؟

جواب: مَیِّت کو غسل دینا، کفن دینا اور اس کی نمازِ جنازہ پڑھنا فرضِ کفایہ ہے[2] یعنی جن جن کو معلوم ہوا ان کے لیے یہ عمل کرنا فرضِ کفایہ تھا ان میں سے چند لوگوں نے کر لیا ہوتا تو سب پر سے فرض ساقط ہو جاتا۔ سائل نے جو بیان کیا کہ ”بچے کو بغیر کفن دیئے اور بغیر جنازہ پڑھے دَفنا دیا گیا“ تو اس صورت میں جن جن کو معلوم تھا وہ گناہ گار ہوئے، ان سب کو چاہیے توبہ کریں۔[3] بہارِ شریعت جلد اول صفحہ نمبر 828 پر ہے: بغیر غسل نماز (یعنی نمازِ جنازہ) پڑھی گئی نہ ہوئی، اسے غسل دے کر پھر پڑھیں اور اگر قبر میں رکھ چکے مگر مٹی ابھی نہیں ڈالی گئی تو قبر سے نکالیں اور غسل دے کر نماز پڑھیں اور مٹی دے چکے تو اب نہیں نکال سکتے لہٰذا اب اس کی قبر پر نماز پڑھیں کہ پہلی نماز نہ ہوئی تھی کہ بغیر غسل ہوئی اب چونکہ غسل ناممکن ہے لہٰذا اب ہو جائے گی۔[4] خیال رہے کہ اگر مَیِّت کا پیٹ پھٹنے کا غالب گمان ہو جائے کہ مَیِّت

---

1 ..... صراط الجنان، پ ۱۰، الانفال، تحت الآیہ: ۴۸، ۴ / ۲۲-۲۳- تفسیر خازن، پ ۱۰، الانفال، تحت الآیۃ: ۴۸، ۲ / ۲۰۱-۲۰۲۔

2 ..... دُرِّمختار، کتاب الصلوٰۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳ / ۱۲۱ - مسلمان مرد یا عورت کا بچہ زندہ پیدا ہوا یعنی اکثر حصہ باہر ہونے کے وقت زندہ تھا پھر مر گیا تو اُس کو غسل و کفن دیں گے اور اس کی نماز پڑھیں گے، ورنہ اُسے ویسے ہی نہلا کر ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں گے، اُس کے لیے غسل و کفن بطریق مسنون نہیں اور نماز بھی اس کی نہیں پڑھی جائے گی، یہاں تک کہ سر جب باہر ہوا تھا اس وقت چیختا تھا مگر اکثر حصہ نکلنے سے پیشتر مر گیا تو نماز نہ پڑھی جائے، اکثر کی مقدار یہ ہے کہ سر کی جانب سے ہو تو سینہ تک اکثر ہے اور پاؤں کی جانب سے ہو تو کمر تک۔

(بہارِ شریعت، ۱ / ۸۴۱، حصہ: ۴)

3 ..... بہارِ شریعت، ۱ / ۸۲۵، حصہ: ۴۔

4 ..... دُرِّمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی صلاۃ الجنازۃ، ۳ / ۱۲۱-۱۲۲- بہارِ شریعت، ۱ / ۸۲۸، حصہ: ۴۔

www.dawateislami.net

کا پیٹ پھٹ گیا ہو گا تو اب نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھ سکتے اگر ایسا نہیں ہے تو قبر پر ہی نمازِ جنازہ پڑھی جائے۔[1] البتہ قبر کھود کر میت نکالنے کی اِجازت نہیں۔ مَیِّت کا پیٹ کب پھٹتا ہے تو یہ موسم اور زمین کے حساب سے مختلف علاقوں میں مختلف صورتِ حال ہوتی ہے۔

فِرِشتوں کی توہین کرنا کیسا؟

سُوال: موت کے فرشتے کو بُرا بھلا کہنا کیسا؟ نیز یہ کہنا کہ جب مَلَکُ الموت میرے پاس آئیں گے تو میں ان سے کچھ دیر کی مہلت لے لوں گا؟

جواب: فِرِشتوں کی توہین بھی کُفر ہے۔[2] یہ جملہ کہ ”موت کے وقت میں ان سے مہلت لے لوں گا“ لوگ اس طرح کی بک بک کرتے ہیں یہ ان کی بے وقوفی ہے لیکن اس کو کُفر نہیں کہا جائے گا۔ جب اللہ پاک کا وعدہ آجائے گا تو کسی کو بھی مہلت نہیں ملے گی۔ (اس موقع پر امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے یہ آیتِ کریمہ تلاوت فرمائی:) ﴿وَ لَنْ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ نَفْسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَاؕ﴾ (پ۲۸، المنفقون:۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: اور ہرگز اللہ کسی جان کو مہلت نہ دے گا جب اس کا وعدہ آجائے۔

”اس کے فِرِشتوں کو بھی پتا نہیں ہو گا“ کہنا کیسا؟

سُوال: بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ ”اس کے ساتھ تو میں ایسا کام کروں گا کہ اس کے فِرِشتوں کو بھی پتا نہیں چلے گا“ اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس کو بھی کُفر نہیں کہا جائے گا کیونکہ بعض اَعمال ایسے ہیں جو فِرِشتوں کو بھی معلوم نہیں ہوتے۔ لیکن اس طرح کہنا بے وقوفی والی بات ہے۔ (امیرِ اہلِ سُنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قریب بیٹھے ہوئے مفتی صاحب نے فرمایا:) کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب میں اس جملے کو محاورہ کہا گیا ہے اس سے مقصد یہ کہنا نہیں ہوتا کہ فِرِشتوں کو حقیقتاً معلوم نہیں ہوتا۔[3]

---

1. در مختار مع رد المحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب: تعظیم اولی الامر واجب، ۳/۱۶۲-۱۶۷- فتاویٰ رضویہ، ۹/۱۹۵۔
2. بہارِ شریعت، ۱/۹۵، حصہ:۱۔
3. کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب، ص ۱۰۳۔

فہرست

عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1
جھوٹی کہانیاں بنانا کیسا؟	1
”10 بیبیوں کی کہانی“ کی شرعی حیثیت	1
خون والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا شرعی حکم	2
درہم کی وضاحت	3
پتھری کے مختلف اَسباب	4
عشا کی نماز کا وقت کب تک باقی رہتا ہے؟	4
کیا اپنے مشورے کو ناقص کہنا رِیاکاری ہے؟	5
قرآنِ پاک کے اوپر والے خانے میں بھی کچھ رکھنا بے اَدَبی ہے	5
جس کمرے میں قرآنِ مجید ہو اس کی چھت پر چڑھنا	6
مُحَرَّمُ الْحَرام میں تبریکی کرنے کا شرعی حکم	6
الیکٹرک جھٹکوں کے ذَریعے علاج کرنا کیسا؟	6
اِسلام کی وجہ سے مسلمانوں سے محبت رکھنا	7
امیرِ اہلِ سنّت کا حجرِ اَسود کے بوسے کی سعادت حاصل کرنا	7
اِیمان کم زیادہ نہیں ہوتا	7
عَبْدُ الْجَبَّار کو جبار اور عَبْدُ الرَّحْمٰن کو رحمٰن کہہ کر پکارنا کیسا؟	8
کم عمر لڑکے آدھے کانوں تک زُلفیں رکھیں	9
حافظہ مضبوط کرنے کا وَظیفہ	9
بُرے کاموں سے بچنے کا وَظیفہ	9
مسلمان کے بارے میں اچھا گمان رکھیے	9
مسلمانوں کے عیب چھپانے کا حکم	11
مسلمان کی عزت کی حفاظت کا حکم	11
جب تک شرعی مسئلہ 100 فیصد معلوم نہ ہو نہ بتایا جائے	12
کیا Message کی تصویر لے کر دوسروں کو دِکھانا غیبت ہے؟	13
بِلاوجہ کسی مسلمان کو ڈی گریڈ نہ کیجیے	14
بغیر اجازت کسی کا Message آگے بڑھانا	14
Message بھیجنے میں دھوکا لگنے کی ایک وجہ	15
بات کرنے اور Message بھیجنے میں اِحتیاط کیجیے	16
کیا ایک ہی شہر میں لمبا سفر کرنے کی وجہ سے نماز قصر کرسکتے ہیں؟	16
نو اور دَس محرم کے دِن قضا روزے رکھنے کا حکم	17
اُلٹا دوپٹا اوڑھ کر نماز پڑھنے کا حکم	17
اللہ کریم جھوٹ سے پاک ہے	18
ضروریاتِ دِین کے مُعاملے میں جہالت عُذر نہیں	18
مذاق میں بولے جانے والا کُفر کا حکم	19
مذاق میں جھوٹ بولنا	19
زبان کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟	20
”اتنی نیکیاں بھی نہ کرو کہ خدا کی جزا کم پڑ جائے“ کہنا کیسا؟	20
اِیذا دینے والے کو اِیذا دینا گوارا نہ کیا	21
چور کی بے بسی کو یاد کر کے رو دیئے	21
دُرُود و سَلام میں فرق	22
سارا سال گھر میں خیر و برکت	22
شیطان نے کفار کو دھوکے میں کیسے ڈالا؟	23
بغیر غسل اور کفن کے میّت کو دفنا دینے کا حکم	24
فِرِشتوں کی توہین کرنا کیسا؟	25
”اس کے فِرِشتوں کو بھی پتا نہیں ہوگا“ کہنا کیسا؟	25

ماخذ و مراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف/مؤلف متوفی	مطبوعات
کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
تفسیر خازن	علامہ علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	المطبعۃ المیمنیہ مصر ۱۳۱۷ھ
تفسیر صراط الجنان	مفتی ابو الصالح محمد قاسم قادری	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۴ھ
احکام القرآن للجصاص	امام ابو بکر احمد بن علی جصاص، متوفی ۳۷۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دار الکتاب العربی بیروت ۱۴۲۷ھ
سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن نسائی	امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
مسند امام احمد	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
کتاب الزھد لابن المبارک	شیخ الاسلام عبد اللہ بن مبارک مروزی، متوفی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
الاستیعاب	ابو عمر یوسف عبد اللہ بن محمد بن عبد البر قرطبی، متوفی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
نزھۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک سٹال لاہور
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز
درمختار	علاء الدین محمد بن علی حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	سید محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
الفتاوی الھندیۃ	ملا نظام الدین، متوفی ۱۱۶۱ھ، وعلمائے ہند	دار الفکر بیروت ۱۴۱۱ھ
ھدایۃ	شیخ الاسلام برہان الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر المرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
خلاصۃ الفتاوی	علامہ طاہر بن عبد الرشید بخاری، متوفی ۵۴۲ھ	کوئٹہ
بدائع الصنائع	علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، متوفی ۵۸۷ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
الاشباہ والنظائر	شیخ زین الدین بن ابراہیم الشہیر بابن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت
المجموع شرح المھذب	امام ابو زکریا محی الدین بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دار الفکر بیروت
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاہور ۱۴۲۷ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
قوت القلوب	شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی، متوفی ۳۸۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۶ھ
احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
احیاء العلوم مترجم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۳ھ
جنتی زیور	شیخ الحدیث علامہ عبد المصطفیٰ اعظمی، متوفی ۱۴۰۶ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی
نام رکھنے کے احکام	المدینۃ العلمیہ	مکتبۃ المدینہ کراچی
کپڑے پاک کرنے کا طریقہ	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
کفریہ کلمات کے بارے میں سوال جواب	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی
بیمار عابد	امیر اہل سنت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی	مکتبۃ المدینہ کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: **''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔''** اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ

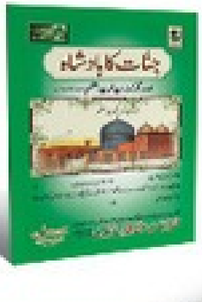

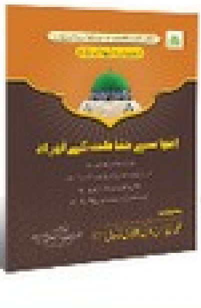

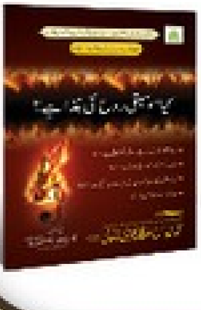

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net